Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون ۴۹۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
یوم بدھ
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت پیسے
جلد ۶۷/۳۲ | ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۹۸ھ ۳۱ ہجرت ۱۳۵۷ ہش ۳۱ مئی ۱۹۷۸ء | نمبر ۱۳۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ہیگ میں ورودِ مسعود

ہالینڈ اور بعض دوسرے ممالک کے کثیر التعداد احمدی احباب کی طرف سے اپنے آقا کا والہانہ استقبال

ربوہ ۳۱ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ سفر یورپ کے دوران حضور کی جماعتی اور دینی مصروفیات سے متعلق محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کی خدمت میں بذریعہ کیبل گرام جو تازہ ترین اطلاع موصول ہوئی ہے اس کی رُو سے حضور زیورک (سوئٹزرلینڈ) اور فرینکفورٹ (مغربی جرمنی) کے احمدیہ مشنوں کا معائنہ فرمانے اور ان ہر دو ممالک کے احمدی احباب کو انفرادی اور اجتماعی ملاقاتوں کا شرف عطا کرنے، انہیں علوم و معارف سے مالا مال کرنے اور دینی و جماعتی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے سلسلہ میں انہیں بیش بہا نصائح سے سرفراز فرمانے کے بعد ۲۹ مئی کو فرینکفورٹ سے ہالینڈ کے شہر دی ہیگ پہنچ گئے ہیں جہاں ہالینڈ کے علاوہ متعدد دیگر ممالک کے کثیر التعداد احمدی احباب نے حضور ایدہ اللہ کا والہانہ استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ حضور ایدہ اللہ نے ۱۱ مئی کو کراچی سے فرینکفورٹ پہنچنے کے بعد ۲۰ مئی تک وہاں قیام فرمایا اور پھر ۲۱ مئی کو وہاں سے حضور سوئٹزرلینڈ کے شہر زیورک تشریف لے گئے اور وہاں کے احمدیہ مشن ہاؤس میں تین روز قیام فرما کر ۲۴ مئی کو فرینکفورٹ واپس تشریف لے آئے اور یہاں ۲۴ سے ۲۹ مئی تک قیام فرما رہے۔ ان دونوں ملکوں کے احباب جماعت بہت کثیر تعداد میں فرینکفورٹ اور زیورک پہنچ پہنچ کر حضور ایدہ اللہ سے انفرادی اور اجتماعی ملاقاتوں کا شرف حاصل کرنے اور اس طرح حقائق و معارف سے مالا مال ہونے کے علاوہ بیش قیمت نصائح سے بھی مستفیض ہوتے رہے۔ حضور نے اس دوران میں فرینکفورٹ اور زیورک کے احمدیہ مشنوں کا معائنہ بھی فرمایا اور ہر دو مقامات کے مبلغین انچارج مکرم منصور احمد خان صاحب امام مسجد نور فرینکفورٹ اور مکرم نسیم مہدی صاحب امام مسجد محمود زیورک کو تبلیغی نظام کو زیادہ مؤثر بنانے کے سلسلہ میں اہم ہدایات سے نوازا۔ نیز ان ہر دو مساجد میں پنجگانہ نمازیں پڑھانے کے علاوہ مسجد نور فرینکفورٹ میں جمعہ کی نمازیں بھی پڑھائیں اور خطبات ارشاد فرمائے مزید برآں استقبالیہ تقاریب میں شرکت فرما کر وہاں کے دانشوروں اور ذی علم اصحاب تک اسلام کا پیغام پہنچایا۔

فرینکفورٹ میں قیام کے آخری دن کی مصروفیات اور دی ہیگ میں ورودِ مسعود اور استقبال سے متعلق محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی ربوہ کی خدمت میں محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری کی طرف سے جو کیبل گرام آج ۳۰ مئی کو موصول ہوا ہے اس کا ترجمہ ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے:-

"دی ہیگ ۲۹ مئی۔ حضور ایدہ اللہ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ۔ ۲۹ مئی کی صبح کو حضور نے فرینکفورٹ میں متعدد احباب جماعت کو ملاقات کا شرف بخشا۔ بعض احمدی خاندانوں نے باری باری اجتماعی رنگ میں بھی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ اسی روز حضور فرینکفورٹ سے روانہ ہو کر بوقت سہ پہر ہالینڈ کے شہر دی ہیگ میں ورود فرما ہوئے۔ ہالینڈ کے علاوہ متعدد قومیتوں کے احباب نے کثیر تعداد میں جمع ہو کر حضور ایدہ اللہ کا نہایت والہانہ انداز میں پُرتپاک خیر مقدم کیا۔ حضور نے ان سے قریباً ایک گھنٹہ تک گفتگو فرمائی اور انہیں بیش بہا نصائح سے مالا مال فرمایا۔

(مرزا انس احمد)"

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر کے ہر مرحلہ پر حضور کا اور حضور کے رفقاء کا حافظ و ناصر ہو اور اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے اور جن پاک مقاصد کے پیشِ نظر حضور نے یہ سفر اختیار فرمایا ہے ان میں غیر معمولی طور پر کامیابی اور خیر و برکت عطا فرمائے اور حضور بخیر و عافیت واپس تشریف لائیں۔ آمین

تقرر ممبران مجلس کارپرداز برائے سال ۷۹-۱۹۷۸ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سال ۷۹-۱۹۷۸ء کے لئے مجلس کارپرداز کے مندرجہ ذیل ممبران کے تقرر کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ احبابِ کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کارکنانِ سلسلہ عالیہ کو اخلاص، فراست اور محنت سے تمام خدماتِ دینیہ بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

۱۔ مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد — ممبر مجلس کارپرداز
۲۔ " شیخ مبارک احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) — "
۳۔ " بشارت احمد صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر تحریک جدید ربوہ (نمائندہ تحریک جدید) — "
۴۔ " حبیب اللہ خان صاحب نائب ناظر بیت المال آمد ربوہ — "
۵۔ " سید مسعود مبارک شاہ صاحب — ممبر وسیکرٹری مجلس کارپرداز

(صدر مجلس کارپرداز ربوہ)

قرآن کریم پڑھنے کا احسن طریق

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"انسان کو چاہیئے کہ قرآن شریف کثرت سے پڑھے۔ جب اس میں دعا کا مقام آوے تو دعا کرے اور خود بھی خدا تعالیٰ سے وہی چاہے جو اس دعا میں چاہا گیا ہے اور جہاں عذاب کا مقام آوے تو اس سے پناہ مانگے اور ان بداعمالیوں سے بچے جن کے باعث وہ قوم تباہ ہوئی .... دل کی اگر سختی ہو تو اس کے نرم کرنے کے لئے یہی طریق ہے کہ قرآن شریف کو ہی بار بار پڑھے جہاں جہاں دعا ہوتی ہے وہاں مومن کا بھی دل چاہتا ہے کہ یہی رحمتِ الٰہی میرے بھی شاملِ حال ہو۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۶۵)

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

سالانہ مرکزی امتحانات

خدام الاحمدیہ کے سالانہ امتحانات انشاء اللہ ۱۶ جون اور ۲۳ جون کو منعقد ہو رہے ہیں۔ تمام خدام اس کی تیاری کریں اور شمولیت کریں۔ نصاب لائحہ عمل میں درج ہے

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

عشرہ وصولی

مجالس خدام الاحمدیہ ۵ جون تا ۱۵ جون عشرہ وصولی منائیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۳ر جمادی الثانی ۱۳۹۸ھ
۳۱ر ہجرت ۱۳۵۷ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مومنوں کی کامیابی کا اصل ذریعہ — تبتّل الی اللہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بظاہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے بہت سی ہدایات دی ہیں لیکن در اصل یہ اسلوب اختیار کرنے سے مقصود افرادِ امّت کو بعض ضروری اور بنیادی احکام سے آگاہ کرنا ہوتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو پہلے ہی ان ہدایات پر پوری طرح عمل پیرا تھے حتّٰی کہ آپ کی ہر حرکت و سکون کو پوری اُمّت کے لئے اللہ تعالیٰ نے اُسوۂ حسنہ قرار دیدیا تھا۔ ایسی ہی ہدایات میں سے ایک ہدایت اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کر کے ان الفاظ میں دی :-

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ۝ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا ۝ (المزمل آیات ۹،۱۰)

ترجمہ :- اور چاہیئے کہ تو اپنے رب کی صفات کو یاد کیا کر اور اُسی سے دل لگایا کر۔ وہ مشرق کا بھی رب ہے اور مغرب کا بھی رب ہے۔ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ پس اُسی کو اپنا کارساز بنا۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو غلبۂ حق کے عظیم مقصد میں کامیابی کا یہ گُر بتایا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کریں اور اُسی سے دل لگائیں اور اُسے ہی اپنا کارساز بنائیں۔ مختصر یہ کہ انہیں کامل تبتّل اختیار کرنے اور اللہ تعالیٰ پر ہی توکّل کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ مومنوں کی تمام تر کامیابی کا راز کامل تبتّل اور کامل توکّل اختیار کرنے میں ہی مضمر ہوتا ہے۔ ظاہری سامانوں اور اسباب سے وہ عاری ہوتے ہیں یا یں ہمہ غلبۂ حق کا بہت عظیم الشان کام اُن کے سپرد ہوتا ہے۔ ان کے لئے کامیابی کی ایک ہی راہ ہوتی ہے کہ وہ مقدور بھر کوشش کرنے پر ہی اکتفا نہ کریں بلکہ اپنے ہمہ قدرت وہمہ طاقت خدا کے آستانہ پر جھکیں اور اُس کی طرف کامل رجوع اختیار کریں، ہر طرف سے منقطع ہو کر اُس کی طرف آجائیں اور اُسے ہر چیز پر مقدّم کر لیں۔ جب وہ ایسا کرتے ہیں تو پھر خدا تعالیٰ جسے ہر قدرت اور طاقت حاصل ہے اور جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں ایسے تغیرات دنیا میں لاتا ہے کہ جن کے نتیجہ میں مومنوں کے لئے غلبۂ حق کی راہ از خود ہموار ہوتی چلی جاتی ہے اور ان کی بتدریج ظاہر ہونیوالی کامیابی کو دیکھ کر دنیا ورطۂ حیرت میں پڑے بغیر نہیں رہتی۔

اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ لوگ تبتّل کی اہمیت سے تو آگاہ ہوتے ہیں لیکن وہ نہیں جانتے فی الحقیقت تبتّل سے مراد کیا ہے اور کب اور کس حالت میں ایک انسان اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں متبتّل ٹھہرتا ہے۔ ذیل میں ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی رُو سے یہ واضح کرتے ہیں کہ تبتّل سے کیا مراد ہے اور کب کوئی شخص متبتّل کہلا سکتا ہے قبل اس کے کہ ہم اس ضمن میں حضور علیہ السلام کے ارشادات ہدیۂ قارئین کریں یہ بتانا ضروری ہے کہ ۱۹۰۱ء کی بات ہے کہ سید امیر علی شاہ صاحب سیالکوٹی کے دل میں تبتّل کا صحیح مفہوم معلوم کرنے کی شدید خواہش پیدا ہوئی اُنہیں خواب میں بتایا گیا کہ وہ تبتّل کا اصل مفہوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دریافت کریں۔ چنانچہ انہوں نے ۱۳ر ستمبر ۱۹۰۱ء کو حضورؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا خواب بیان کیا۔ اس پر حضور نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا :-

"ہمارے نزدیک اُس وقت کسی کو متبتّل کہیں گے جب وہ عملی طور پر اللہ تعالیٰ اور اس کے احکام اور رضاء کو دنیا اور اس کے متعلقات و مکروہات پر مقدم کرے، کوئی رسم و عادت کوئی قومی اصول اس کا رہزن نہ ہو سکے، نہ نفس رہزن ہو سکے نہ بھائی نہ جورو نہ بیٹا نہ باپ غرض کوئی شئے اور کوئی متنفس اس کو خدا تعالیٰ کے احکام اور رضاء کے مقابلہ میں اپنے اثر کے نیچے نہ لا سکے اور وہ خدا تعالیٰ کی رضاء کے حصول میں ایسا اپنے آپ کو کھو دے کہ اس پر فنائے اتم طاری ہو جاوے اور اس کی ساری خواہشوں اور ارادوں پر ایک موت وارد ہو کر خدا ہی خدا رہ جاوے ... پس تبتّل تام کی صورت میں یہ ضروری امر ہے کہ ایک سکر اور فنا انسان پر وارد ہو مگر نہ ایسی کہ وہ اُسے خدا سے گُم کرے بلکہ خدا میں گُم کر دے۔ غرض عملی طور پر تبتّل کی حقیقت تب ہی کھلتی ہے جبکہ ساری روکیں دُور ہو جائیں اور ہر ایک قسم کے حجاب دُور ہو کر محبت ذاتی تک انسان کا رابطہ پہنچ جاوے اور فنا اتم اسے حاصل ہو جاوے۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۵۸)

حضور علیہ السلام کے اس ارشاد سے واضح ہے کہ انسان اُس وقت متبتّل بنتا ہے جب وہ عمل سے اپنے متبتّل ہونے کا ثبوت دیتا ہے محض زبان اور قیل و قال کے ذریعہ کوئی شخص تبتّل کی راہ اختیار نہیں کر سکتا۔ لیکن جو لوگ عمل کے ذریعہ تبتّل کا مقام حاصل کرنا چاہتے ہیں اُن کو قدم قدم پر اس راہ میں مشکلات پیش آتی ہیں اس لئے جو شخص راہ میں پیش آنے والے امتحانوں میں پورا اُتر کر دکھاتا ہے وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں متبتّل ٹھہرتا ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تبتّل کے ضمن میں امتحانوں میں پورا اُترنے کی اہمیت پر بھی زور دیا اور اس ضمن میں فرمایا :-

"یوں تو ہر ایک جو خدا کو ماننے والا ہے پسند بھی کرتا ہے اور کہہ بھی دیتا ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ خدا کو سب پر مقدم کروں اور مقدم کرنے کا مدعی بھی ہو سکتا ہے لیکن جب اُن آثار اور علامات کا معائنہ کرنا چاہیں جو خدا کو مقدّم کرنے کے ساتھ ہی عطا ہوتے ہیں تو ایک مشکل کا سامنا ہو گا۔ بات بات پر انسان ٹھوکر کھاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں جب مال اور جان کے دینے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ ان سے ان کی جانوں اور مالوں یا اور عزیز ترین اشیاء کی قربانی چاہتا ہے حالانکہ وہ اشیاء ان کی اپنی بھی نہیں ہوتی ہیں (کیونکہ وہ خدا نے ہی انہیں عطا کی ہوتی ہیں) لیکن پھر بھی وہ مضائقہ کرتے ہیں ... بات اصل میں یہی ہے کہ کوئی امر محض بات سے نہیں ہو سکتا جب تک عمل اس کے ساتھ نہ ہو اور عملی طور پر صحیح ثابت نہیں ہوتا جب تک امتحان ساتھ نہ ہو۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۵۸، ۳۵۹)

پس تبتّل کا وہ ارفع مقام جس میں انسان فی الحقیقت خدا تعالیٰ اور اس کی رضاء کو ہر شئے پر مقدّم کر لیتا ہے اور اس ضمن میں عملاً ہر امتحان میں پورا اُترتا ہے نامساعد حالات میں مومنوں کی کامیابی کا اصل ذریعہ ہوتا ہے۔ اسی کے طفیل اللہ تعالیٰ حالات کے دھارے کو موڑ کر رکھ دیتا ہے اور مومن غلبۂ حق کے مقصد میں ایک کامیابی کے بعد دوسری کامیابی حاصل کرتے چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ حق پورے طور پر غالب آجاتا ہے ؎

اُٹھو کہ مطلعِ انوار بن گیا گردوں

خدا خدا کر کے ٹوٹا اندھیری شب کا فسوں
اُٹھو کہ مطلعِ انوار بن گیا گردوں

ہیں کس تلاش میں ماہ و نجوم سرگرداں
ہے کس خیال میں گُم وسعتِ خلا کا سکوں

گمان و وہم سے محدود و تنگنائے خرد
اُفق سے تا بہ اُفق بحرِ بیکرانِ جنوں

نہیں نہیں[1] کی صدا ہر طرف سے آتی ہے
جو تیرے چہرے کو دیکھوں تو پھر کہوں کہ میں ہوں

یہ میرے ذہن کی آسودگی وہ دل کی مراد
مَیں اپنے من میں سماؤں کہ تیرے ساتھ چلوں

بہارِ صحنِ گلستاں ہیں سہمی پھرتی ہے
خزاں نہ شہرِ تمنّا پہ مار لے شبخوں

سرِ نصیر میں سودائے اوجِ ہفت افلاک
دلِ نصیر میں اندیشہ ہائے گوناگوں

(نصیر احمد خان۔ ربوہ)

[1] اس (یعنی زمین) پر جو کوئی بھی ہے آخر ہلاک ہونے والا ہے اور صرف وہ بچتا ہے جس کی طرف تیرے جلال والے خدا کی توجہ ہے۔ (الرحمٰن آیات ۲۷، ۲۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تیسری صدی کا ایک عظیم الشان انکشاف

بنی اسرائیل اور ناصری فرقے کا ذکر کتبات ایران میں

مکرم شیخ عبد القادر صاحب ۔ رستم پارک نواں کوٹ ۔ لاہور

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وفاتِ مسیح کو جس مکمل شکل میں دنیا کے سامنے پیش کیا یہ کسرِ صلیب کا شاہکار ہے۔ آپ کی بعثت سے پہلے بھی قائلین وفاتِ مسیح موجود تھے لیکن کسی نے یہ نہ بتایا کہ صلیبی حادثہ کے بعد حضرت مسیح پر کیا گزرا؟

صلیب سے قبر مسیح تک کے واقعات کا انکشاف ایک عظیم الشان کارنامہ ہے۔ یہ علم ایک آسمانی حربہ ہے جس سے الوہیت مسیح کا عقیدہ ختم ہو جاتا ہے۔ کتاب "چشمۂ مسیح" میں فرماتے ہیں:۔

"اس زمانہ میں آسمانی دین اور آسمانی مذہب صرف اسلام ہی ہے جس کی برکات تازہ بتازہ موجود ہیں اور یہ اسلام کے پاک چشمہ ہی کی برکت ہے کہ وہ زندہ خدا تعالیٰ تک پہنچاتا ہے ورنہ وہ مصنوعی خدا جو سری نگر محلہ خانیار کشمیر میں مدفون ہے وہ کسی کی دستگیری نہیں کر سکتا۔" (مقدمہ)

پھر آگے چل کر فرماتے ہیں:۔

"مجھے تعجب ہے کہ عیسائیوں کو کس بات پر ناز ہے اگر ان کا خدا ہے تو وہ وہی ہے جو مدت ہوئی کہ مر گیا اور سری نگر محلہ خانیار کشمیر میں اس کی قبر ہے۔" (صفحہ ۹)

اس نظریہ پر سب سے بڑا اعتراض یہ کیا جاتا تھا کہ اگر بنی اسرائیل ہندوستان کے شمال مغرب میں آباد تھے۔ ان کی ہدایت کے لئے حضرت مسیح علیہ السلام اور ان کے بعض حواریوں نے کنعان سے سندھ تک سفر کیا اور یہاں کے بنی اسرائیل آپ کے دامن سے وابستہ ہو گئے تو یہ فرقہ معدوم کیوں ہو گیا؟

ہندو ایران میں بکثرت کتبات قدیمہ برآمد ہوئے ہیں جن میں ہندومت، بدھ ازم، زرتشت، اور دوسرے مذاہب کا ذکر ہے یہودیوں اور نصاریٰ کا ذکر کیوں نہیں ملتا؟

عیسائی لیڈر جناب جوشوا فضل دین فوت ہو گئے ہیں انہوں نے ایک دفعہ پاکستان ٹائمز میں ایک مکتوب شائع کروایا اور کتاب "مسیح ہندوستان میں" کے رد میں لکھا کہ اگر بنی اسرائیل ہندوستان کے شمال مغرب میں آباد تھے۔ ان کی ہدایت کے لئے حضرت مسیح کنعان سے ہجرت کر کے ہند میں آگئے تو بلادِ مشرقیہ کے آثار میں ان کا ذکر کیوں نہیں ملتا؟ مغرب میں عیسائیت کا اتنا شہرہ ہے اور جہاں حضرت مسیح نے اپنی زندگی کے کم و بیش نوے سال بسر کئے وہاں نام و نشان تک نہ ملے۔ یہ کتنی تعجب انگیز بات ہے۔ صاحب موصوف اس نظریہ کے مخالفین میں پیش پیش تھے۔ عملی حصہ بھی لیا اور اس میں وہ بہت دور تک چلے گئے

خوشخبری ہو کہ جوشوا فضل دین آنجہانی کے سوال کا جواب ایران کے کتبات میں مل گیا ہے۔ یہ کتبے تیسری صدی کے آخری ربع کے ہیں اور ایران کے صوبہ فارس کے آثار کا بقیہ ۔ طویل کتبے ہیں۔ چٹانوں پر کندہ ہیں۔ ان کتبوں سے معلوم ہوتا ہے کہ بدھوں اور برہمنوں کے علاقہ میں بنی اسرائیل آباد ہیں اور (مسیح ناصری کے ماننے والے) ناصرا فرقہ کے لوگ بھی موجود ہیں۔ ان کے باقاعدہ مراکز ہیں۔ سلطنت ایران کے مذاہب میں یہودی مذہب سرفہرست ہے۔ ان کتبوں کی رو سے مشرق کے عیسائی ناصرا کہلاتے اور مغرب کے کرسچین۔ اب اس دلچسپ اجمال کی تفصیل ملاحظہ ہو۔

عصر حاضر میں ایران میں ساسانی دور اول کے کتبے ملے ہیں یہ تیسری صدی کے آخری ربع کے ہیں۔ ان میں سلطنت ایران کے مذاہب کا ذکر ہے مشرق سے مغرب کی طرف چلئے:۔

پہلا مذہب	یہودی
دوسرا	ساسانی (بدھ)
تیسرا	برہمن
چوتھا	ناصرا، ناصری
پانچواں	کرسچین
چھٹا	مک تک (شاید منھراازم)
ساتواں	زندیق (مانی کا مذہب)

دینِ زرتشت سرکاری مذہب تھا اس مذہب کا عظیم موبد کارتیر کہتا ہے کہ میں نے مذہب زرتشت کو فروغ دیا اور باقی مذاہب اور ان کے مراکز کو تباہ و برباد کیا۔ اس نوع کے تین طویل کتبے ہیں جن میں کارتیر کے کارناموں کا ذکر ہے۔

ان کتبات سے صاف ظاہر ہے کہ ہندوستان کے شمال مغرب اور ایران کے مغرب میں بنی اسرائیل آباد تھے۔ بدھ اور ہندو مذہب کے علاوہ ناصرا فرقہ کے لوگ تھے ناصرا سے مراد حضرت مسیح ناصری کے دامن سے وابستہ ہونے والے لوگوں کے ہیں۔ اس کے علاوہ ایران کے حدودِ سلطنت میں کرسچین، زندیق (مانی کے پیروکار) اور منھراازم کی طرف منسوب لوگ ہیں

ناصرا اور کرسچین کا الگ الگ ذکر کیوں ہے؟ اس کے پس منظر میں ایک تاریخی حقیقت ہے

تیسری صدی میں ایران۔ ساسانی دور اول میں سے گزر رہا تھا۔ اس کی حدود ہندوستان کے شمال مغرب سے لے کر بعض دفعہ شام تک وسیع ہو جاتی تھیں۔ شام کا دار الخلافہ انطاکیہ بھی مفتوح ہو گیا تھا۔ وہاں کے عیسائی ایران میں سوسہ کے نواح میں بسا دیئے گئے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ انطاکیہ میں عیسائی سب سے اول کرسچین کہلائے چنانچہ ساسانی دور اول کے کتبات میں مذاہب کے ذیل میں "کلس تی دان" کرسچین کا ذکر ملتا ہے اور تعجب انگیز امر یہ ہے کہ یہود کے ذکر کے بعد برہمنوں اور بدھوں کے ساتھ ناصرا فرقہ کا نام آیا ہے۔ پھر کرسچین کا ذکر

صاف ظاہر ہے کہ بلادِ مشرقیہ میں مسیح ناصری کے دامن سے وابستہ ہونے والے لوگ ناصرا کہلاتے اور مغرب کے عیسائی کرسچین اس زمانہ میں ایرانی تلفظ میں "ربے" کو "لام" بولاتے۔ برہمن کو بلہمن، ناصرا کو ناصلا۔ کرسچین کو "کلس تی دان" کہا گیا۔ یہ مسلّمہ ہے کہ "ناصلا" سے مراد "ناصرا" ہے عبرانی نسل کے عیسائیوں کا یہ نام ہے۔ علماء حیران ہیں کہ برہمنوں اور بدھوں کے ساتھ ناصری کہاں سے آگئے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کی یہ عظیم الشان فتح ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ تیسری صدی کے آخری ربع میں ہندوستان کے شمال مغرب اور ایران میں یہودی آباد تھے اور عبرانی نسل کے عیسائی ناصرا موجود تھے۔

ان کتبات میں مذہب زرتشت کے عظیم ماگی کا ذکر ہے۔

تیسری صدی کے آخری ربع میں ایران میں "کارتیر" کے نام سے ایک مذہبی لیڈر اور عظیم موبد اعلیٰ اختیارات پر فائز ہو گیا۔ سلطنت کا مذہب زرتشتی تھا۔ اس نے دوسرے اہل مذاہب پر عرصۂ حیات تنگ کرنا شروع کیا۔ کارتیر نے کتبے کندہ کرائے جن میں بادشاہ معظم کو گھوڑے پر سوار دکھایا گیا۔ کارتیر اور دوسرے مصاحب پس منظر میں ہیں۔ ان کتبات میں ہے کہ اس عہدِ زریں میں مذہب زرتشت کو فروغ ملا دوسرے مذاہب اور ان کے مراکز کو تباہ کر دیا گیا۔ معتوب مذاہب میں یہود، ساسانی (بدھ) برہمن (ہندومت) ناصرا (ناصری) کرسچین، زندیق، اور مکتک (منھراازم) سات مذاہب کا نام آیا ہے اس نوع کے تین کتبے ملے ہیں۔ یہ طویل کتبے چٹانوں پر کندہ ہیں اور صوبہ فارس کی یادگاروں میں شامل ہیں۔ تصویر، عبارت اور ترجمہ "Richard N. Frye" نے اپنی مشہور کتاب "The Heritage of Persia" میں شائع کر دیا ہے۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو صفحہ ۲۴ و نوٹ ۳۱ صفحہ ۲۸۶)

ان کتبوں میں یہود کو پہلے نمبر پر رکھا گیا ہے اس سے آپ تیسری صدی میں بنی اسرائیل کی اہمیت کا اندازہ کر سکتے ہیں

یہ کتبے شاپور اول کے جانشینوں کے زمانہ کے ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں:۔

(۱) ہورمزد اول ۲۷۲ عیسوی میں تخت نشین ہوا

(۲) بہرام اول ۲۷۳ عیسوی میں تخت نشین ہوا۔

(۳) بہرام دوم ۲۷۶ عیسوی میں تخت نشین ہوا۔

۲۹۳ عیسوی میں شاپور اول کا بیٹا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تخت نشین ہوا۔ کارتیر کا ستارہ ڈوب گیا۔
مذاہب کے بارہ میں سلطنت کی پالیسی بدل گئی۔ دورِ تعذیب ختم ہوگیا۔ آئندہ سو سال میں سلطنتِ ایران میں عیسائیت کے بارہ میں اتار چڑھاؤ رہا کبھی دورِ تعذیب شروع ہو جاتا کبھی امن و چین کا دور دورہ ہوتا۔

۳۷۹ء میں شاہ پور دوم مرگیا اس کا بھائی اردشیر تخت نشین ہوا۔ اب ایران کے عیسائیوں کو ۳۷ سال تک قدرے چین نصیب ہوا۔

یزدجرد اول ۳۹۹ء میں برسرِ اقتدار آیا اس نے ایک عیسائی عورت کو اپنی ملکہ بنایا۔ وہ لوگوں میں ایک "عیسائی بادشاہ" کے طور پر مشہور ہوا۔ اس نے عیسائیوں کو بہت سی مراعات دیں۔ زرتشتی عیسائیت کے خلاف بگڑ گئے۔ فرقہ وارانہ فسادات شروع ہو گئے۔ سلطنت کی پالیسی ایک دفعہ پھر بدل گئی۔ موبدوں اور سلطنت کے دوسرے عمائدین کو خوش کرنے کے لئے عیسائیوں کو ایذائیں بھی دی گئیں لیکن ان تمام روکوں کے باوجود عیسائیت پھیلتی گئی۔

یہ ہے ایران میں عیسائیت کی چار سو سال کی مختصر تاریخ۔ اس دور میں ہندوستان کے شمال مغرب کے علاقے سلطنتِ ایران کے تابع تھے لہٰذا ہم ان کو ایران کی تاریخ سے الگ نہیں کر سکتے۔ ان عیسائیوں کے آثار آج بھی ملتے ہیں۔ ایران و افغانستان کی سرحد پر ہرات کے نواح میں ایک قدیم عیسائی فرقہ آباد ہے وہ مسلمان ہو گئے ہیں لیکن کہلاتے مسلمان عیسائی ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ حضرت مسیحؑ صلیب سے بچائے گئے اور وہ کنعان سے ہجرت کر کے ہرات میں آئے۔ یہاں ان کا سلسلہ قائم ہوا ان کی وفات کشمیر میں ہوئی۔ یوز آسف سے مراد آپ ہی ہیں۔ اس نسبت سے آپ "مسیح ناصری کشمیری" کہلائے۔ اس فرقہ کے پاس ایک کتاب "روایات المسیح" کے نام سے موجود ہے۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو کتاب "Among The Dervishes.")

یہ سب انکشافات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کی تائید میں ہیں۔ اوائل جون میں لندن میں عالمی کانفرنس منعقد ہو رہی ہے جس میں صلیب سے کشمیر تک حضرت مسیحؑ کے سفرِ زندگی کو دنیا کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

امام جماعت احمدیہ مغرب میں اسلامی توحید کا پیغام دینے کے لئے گئے ہیں اللہ تعالیٰ سفرِ مغرب مبارک کرے اور خدا تعالیٰ کی توحید و تفرید کا سورج مغرب سے طلوع ہو۔ تاریکی دور ہو جائے۔ ہر دل بقعۂ نور بن جائے۔ یہاں تک کہ دائرہ توحید میں ساری دنیا آجائے اور اشرقت الارض بنور ربھا کا منظر اپنی پوری جلوہ سامانیوں کے ساتھ منصۂ شہود پر آجائے۔ آمین!

الحاج شیخ محمد عبداللہ صاحب قادیانی کا ذکرِ خیر

محترم مولانا محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی فاضل ربوہ

برادرم مکرم الحاج شیخ محمد عبداللہ صاحب یکم مئی بروز پیر ۸ بجے صبح دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے ۶۹ سال کی عمر میں بمقام فیصل آباد وفات پا گئے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب قادیانی کے سب سے بڑے صاحبزادہ تھے۔ مرحوم سے یوں تو خاکسار کی جان پہچان قادیان میں طالب علمی کے زمانہ سے ہی چلی آرہی تھی لیکن لکھنؤ سے واپسی کے بعد جولائی ۱۹۴۸ء میں بطور مربی خاکسار کا تقرر جب فیصل آباد میں ہوا اور ایک لمبا عرصہ بطور انچارج مبلغ اس جگہ کام کرنے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی تو اس زمانہ میں مرحوم کے ساتھ دوستانہ مراسم نے گہرا رنگ اختیار کیا۔ میں نے مرحوم کو اپنوں سے پیار غیروں سے ہمدردی اور غریبوں کی دلداری کرنے والا پایا۔ میں نے مرحوم کو کبھی کسی سے لڑتے جھگڑتے نہیں دیکھا کسی آمادۂ فساد شخص کو ہنستے مسکراتے اپنے مخصوص کریمانہ انداز سے ٹال دینا آپ کا خاصہ تھا۔

مرحوم کی قادیان میں بوٹوں کی مشہور دکان تھی۔ دین سے محبت اور فدائیت کا یہ عالم تھا کہ مسلح نصرتی دور دراز جہاں بھی جلسہ یا مناظرہ ہوتا تھا مرحوم اپنا کاروبار چھوڑ کر وہاں جا پہنچتے۔ جو احباب حالات سے واقف ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ اس زمانہ میں آج یہاں کل وہاں آئے دن مناظرے اور جلسے ہوا کرتے تھے اور پہنچنے والے ہر جگہ پہنچتے تھے دنیا کی کمائی کو لات مار کر دین سے پیار نبھانے کے لئے آمادہ رہنا بڑا کمال تھا جو مرحوم میں پایا جاتا تھا۔ ضلع فیصل آباد کے بعض مقامات پر بھی خاکسار کے ہمراہ جلسوں وغیرہ میں شمولیت فرماتے رہے۔

۱۹۴۷ء میں ہجرت کے بعد آپ کا خاندان فیصل آباد آکر آباد ہوا۔ ابتداء میں مرحوم کا کاروبار بہت معمولی تھا اس وقت بھی میں نے مرحوم کو اللہ تعالیٰ کا شکر گزار انسان پایا۔ کسی قسم کا شکوہ مرحوم کی زبان سے میں نے کبھی نہیں سنا بعد میں جب لڑکے جوان ہوئے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے دروازے کھول دیئے اور نعمتوں سے نوازا تو فضل و برکات کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ اندازِ تشکر بھی ترقی کرتا چلا گیا۔ مرحوم کی زبان اللہ تعالیٰ کے شکر سے تر رہتی تھی۔ قریباً یہ الفاظ ہیں جو بار بار ان کی زبان سے سنے کہ اپنی کوئی خوبی نہیں سب اللہ تعالیٰ کا احسان اور فضل ہے۔ لا تجعل یدک مغلولۃ الی عنقک ولا تبسطھا کل البسط کی تفسیر مجھے مرحوم بھائی کے کردار میں دیکھنے کا اکثر موقع ملا۔ کسی کو حقیقی حاجت مند پاکر ان کی مٹھی کبھی بند نہیں رہ سکتی تھی اور ریاکاری کے مواقع سے کترا کر نکل جانا بھی ان کا وصف تھا۔ ایک روایت ہے کہ حضرت عثمانؓ کے زمانہ خلافت میں ایک تاجر کا کاروبار ایسا بگڑا کہ سنبھل نہ سکا بہت مقروض ہو گیا۔ اور جب قرض سے سبکدوش ہونے کی کوئی صورت نظر نہ آئی تو حضرت عثمانؓ کی خدمت میں روانہ ہوا۔ سب جانتے تھے کہ آپ اس قدر سخی ہیں کہ ہر کسی کی مدد فرماتے ہیں ایسے رنگ میں کہ دوسرے کو خبر تک نہ ہو اور کوئی حاجت مند آپ کے ہاں سے خالی نہیں آتا۔ جب یہ شخص حضرت عثمانؓ کے ہاں پہنچا تو اتفاق کی بات ہے حضرت عثمانؓ اس وقت اپنے خادم پر ناراض ہو رہے تھے کہ تو نے چراغ میں اتنی موٹی بتی کیوں ڈال رکھی ہے اس طرح تو تیل زیادہ خرچ ہو رہا ہے۔ آنے والے شخص نے یہ سنا تو الٹے پاؤں واپس جانے لگا۔ حضرت عثمانؓ نے اسے دیکھ لیا اور آواز دے کر پاس بلا لیا اور دریافت فرمایا کہ کیسے آئے ہو؟ اس نے اپنی ضرورت بیان کر دی۔ اس کی حاجت سنتے ہی بغیر کوئی وضاحت طلب فرمائے آپ اندر تشریف لے گئے اور فوراً مطلوبہ رقم لاکر اس شخص کے حوالہ کر دی۔ وہ شخص بڑا حیران ہوا اور بولا حضور کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا بیان کرو۔ کہنے لگا آپ کی سخاوت کا تو یہ حال ہے کہ جو کچھ میں نے مانگا فوراً عطا فرما دیا مگر خادم پر آپ معمولی سی بات پر ناراض ہو رہے تھے یہ بات میری سمجھ میں نہیں آرہی۔ آپؓ نے فرمایا اس رقم کے بغیر تمہاری زندگی کا کاروبار نہیں چل سکتا۔ ایسی مصیبت میں پھنسے ہو کہ اس رقم کے بغیر تم نکل نہیں سکتے اس لئے تمہاری ضرورت پوری کرنا ضروری تھا مگر موٹی بتی فضول خرچی میں شامل ہے۔

(باقی کالم ایک پر)

٭ برادرم مرحوم کی سلسلہ کے کاموں میں دلچسپی بڑی نمایاں تھی۔ ان کا مال، ان کی کاریں، ان کی کوٹھیاں اور ان کے لڑکے دینی اور ملکی خدمات کے لئے ہمیشہ پیش پیش رہے۔ ذی القربیٰ میں سے خصوصاً اور دیگر کسی احمدی کا عموماً اگر کاروبار فیل ہو جاتا تو شیخ صاحب مرحوم میں یہ نمایاں خوبی تھی کہ اس کی بھرپور مالی امداد فرماتے۔ یہاں تک کہ وہ پھر سے اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جاتا۔ جب بھی سلسلہ میں مالی تحریک کا کوئی موقعہ آیا میرا تجربہ ہے کہ مرحوم اور مرحوم کے صاحبزادگان پورے خلوص سے اس میں حصہ لیتے رہے۔ ۱۹۷۴ء کے فسادات میں بڑا سخت دور لگا مگر کبھی کوئی حرفِ شکایت زبان پر نہ آیا۔ خوش تھے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں نقصان اٹھانے کی سعادت محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملتی ہے الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس قدر دیا ہے کہ بد خواہ اسے ختم کرنے کی فکر میں ہیں اور اللہ تعالیٰ بڑھاتا چلا جاتا ہے۔

خلافت کے ساتھ مرحوم کی وابستگی بڑی گہری تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ اپنے تعلقات کا ذکر بڑے فخر سے کیا کرتے تھے۔ اور اس بات پر تو ان کو بڑا ناز تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ولادت اور مرحوم کی ولادت ایک ہی دن کی ہے۔ باوجود اس کے کہ قادیان میں رہنے کے زمانہ کی نسبت بعد ازاں بہت زیادہ مالی خوشحالی اللہ تعالیٰ نے مرحوم کو عطا فرمائی۔ بڑی عزت دی۔ رزق میں بڑی فراخی بخشی۔ دنیا کی سب نعمتیں عطا فرمائیں مگر قادیان کی نسبت اور قادیان کی زندگی کی یاد میں ان آسائشوں کی ان کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں تھی۔

والدین کی خدمت کو مرحوم بڑی نعمت سمجھتے تھے۔ والدین کو اپنے ہمراہ لے جا کر حج کرایا۔ غرضیکہ جب تک والدین زندہ رہے بڑی باادبی اور سعادتمندی سے ان کی خدمت بجا لاتے رہے۔ فیصل آباد سے مرحوم کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ کثیر تعداد میں فیصل آباد کے احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت دوست بھی جنازہ کے ہمراہ آئے۔

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۶۳۶

میں میاں غلام احمد ولد میاں فضل دین صاحب مرحوم قوم راجپوت عمر ۶۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ دارالعلوم شرقی ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۷۰/- روپیہ بچوں کی طرف سے ملتے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ میاں غلام احمد ولد میاں فضل دین صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ۔ جھنگ۔

گواہ شد۔ منیر احمد عابد ابن میاں غلام احمد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔

گواہ شد۔ صداقت احمد زاہد زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دارالعلوم شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۶۳۷

میں شیخ نعمت الرحمٰن ولد شیخ عبدالمنان صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن فیصل آباد۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۵۰/- روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ شیخ نعمت الرحمٰن ولد شیخ عبدالمنان صاحب فیصل آباد۔

گواہ شد۔ شیخ محمد یوسف سیکرٹری ضیافت جماعت احمدیہ فیصل آباد۔

گواہ شد۔ میاں غلام احمد وصیت ۱۷۷۰۲ فیصل آباد۔

مسل نمبر ۲۲۶۳۸

میں حلیمہ بیگم زوجہ سردار خان صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال۔ ساکن لطیف آباد نمبر ۱۱ ضلع حیدر آباد۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند ۴۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۰/- روپے ماہوار آمد بصورت بچوں کی طرف سے جیب خرچ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ حلیمہ بیگم زوجہ سردار خان صاحب لطیف آباد نمبر ۱۱ حیدر آباد سندھ۔

گواہ شد۔ محمد اشرف ناصر مربی سلسلہ احمدیہ حیدر آباد سندھ۔

گواہ شد۔ سردار خان وصیت ۱۵۳۱۶ خاوند موصیہ حیدر آباد سندھ۔

مسل نمبر ۲۲۶۳۹

میں مجیدہ بیگم زوجہ نصیر احمد صاحب باجوہ قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن چونڈہ ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰/- روپے

۲۔ زیور طلائی ۹ ماشے مالیت ۵۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ مجیدہ بیگم زوجہ نصیر احمد صاحب باجوہ۔ چونڈہ سیالکوٹ۔

گواہ شد۔ عبدالرحیم عارف مربی سلسلہ احمدیہ چونڈہ سیالکوٹ۔

گواہ شد۔ نصیر احمد باجوہ ولد اسد اللہ خان صاحب باجوہ۔ خاوند موصیہ چونڈہ سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۲۶۴۰

میں نصیر احمد باجوہ ولد چوہدری اسد اللہ خان صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ پنشنر عمر ۵۶ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن چونڈہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۵۶/۴۴ روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد نصیر احمد باجوہ ولد چوہدری اسد اللہ خان صاحب چونڈہ سیالکوٹ۔

گواہ شد۔ صوفی محمد اسماعیل بٹ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چونڈہ۔

گواہ شد۔ عبدالرحیم عارف مربی سلسلہ چونڈہ سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۲۶۴۱

میں ماسٹر مبارک احمد ولد شہباز خان صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ ملازمت عمر ۵۴ سال۔ ساکن چونڈہ ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۷۴۹/- روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ ماسٹر مبارک احمد ولد شہباز خان صاحب۔ چونڈہ سیالکوٹ۔

گواہ شد عبدالرشید وصیت ۱۹۱۲۸ صدر موصیان چونڈہ سیالکوٹ۔

گواہ شد۔ نصیر احمد باجوہ ولد چوہدری اسد اللہ خان صاحب سیکرٹری مال چونڈہ سیالکوٹ۔

دواخانہ حکیم نظام جان کی دوائیں

حب اٹھرا	کورس	۲۵/- روپے
نرینہ اولاد گولیاں	کورس	۳۰/- "
زد جام عشق	ایک ماہ کی خوراک	۴۰/- "
تریاق معدہ	شیشی	۵/- "

انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان
گکھڑ گوجرانوالہ

ادارہ۔ شیخ محمد عبداللہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز مغرب سے قبل ازراہ شفقت مرحوم کے صاحبزادگان الحاج شیخ حمید اللہ صاحب، الحاج شیخ شریف اللہ صاحب، الحاج شیخ سمیع اللہ صاحب اور شیخ سعید اللہ صاحب اور مرحوم کے بھائیوں سے تعزیت اور صبر کی تلقین فرمائی۔ نماز مغرب کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی موصی تھے بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے اور قبر تیار ہونے پر خاکسار نے دعا کرائی۔

مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ چار لڑکے اور چار لڑکیاں یادگار چھوڑے ہیں جو سوائے چھوٹے شیخ سعید اللہ صاحب کے سب کے سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ مرحوم اپنی وفات سے چند روز قبل اپنے چھوٹے لڑکے شیخ سعید اللہ صاحب کی منگنی مکرم شیخ بشیر احمد صاحب 486/N سمن آباد لاہور کی صاحبزادی سے کر کے بڑے خوش خوش واپس آئے اور اس طرح یہ فریضہ بھی مرحوم کی زندگی میں ہی ادا ہو گیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور آپ کی اولاد کو اتحاد اور یگانگت سے رہتے ہوئے ایسے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے جن سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے اور دین کے کاموں میں ان کا ہر قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے اور کسی قسم کی غفلت حائل نہ ہو۔ اللّٰھم آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ کی مرکزی سالانہ تربیتی کلاس میں نمایاں کامیابی حاصل کرنیوالے طلباء

نام مضمون	پوزیشن	نام خادم	رول نمبر	مجلس
قرآن کریم	اوّل	حنیف احمد قمر	۲۴۵	دار الصدر غربی ربوہ
	دوم	عبدالسلام	۲۸	ہیرا بھرٹ کا ضلع میرپور آزاد کشمیر
	سوم	عبدالرحمٰن	۲۳۸	مردان
حدیث	اوّل	مبشر احمد	۱۴۰	پشاور
	دوم	وسیم احمد طاہر	۹۶	ڈگری ضلع تھرپارکر
	سوم	رانا منور احمد	۷۶	مانسہرہ
کلام	اوّل	حنیف احمد قمر	۲۴۵	دار الصدر غربی ربوہ
	دوم	حفیظ احمد خالد	۲۸۰	باب الابواب ربوہ
	سوم	وسیم احمد طاہر	۹۶	ڈگری ضلع تھرپارکر
فقہ	اوّل	حنیف احمد نوید	۱۷۷	ٹنڈو اللہ یار ضلع حیدرآباد
	دوم	مقصود احمد علوی	۶۶	سیالکوٹ چھاؤنی
	سوم	حنیف احمد قمر	۲۴۵	دار الصدر غربی ربوہ
ردِّ عیسائیت	اوّل	وسیم احمد خان	۲۱۴	ملیر کراچی
	دوم	محمد بوٹا	۲۰۷	گجر ضلع شیخوپورہ
	سوم	مقصود احمد علوی	۶۶	سیالکوٹ چھاؤنی
قواعد عربی	اوّل	وسیم احمد طاہر	۹۶	ڈگری ضلع تھرپارکر
	دوم	مرزا سلطان احمد	۴۹	دار الصدر ربوہ
	سوم	مبشر احمد	۲۲۹	جامن ضلع لاہور
حفظ نوٹس و معلومات	اوّل	وسیم احمد طاہر	۹۶	ڈگری ضلع تھرپارکر
	دوم	مقصود احمد علوی	۶۶	سیالکوٹ چھاؤنی
	سوم	نصیر احمد	۲۶۴	کوٹری ضلع حیدرآباد
مجموعی لحاظ سے	اوّل	وسیم احمد طاہر	۹۶	ڈگری ضلع تھرپارکر
	دوم	مقصود احمد علوی	۶۶	سیالکوٹ چھاؤنی
	سوم	حنیف احمد قمر	۲۴۵	دار الصدر غربی ربوہ
سیر کا مقابلہ	اوّل	وسیم احمد طاہر	۹۶	ڈگری ضلع تھرپارکر
	دوم	منور احمد	۲۷۴	دار العلوم غربی ربوہ
	سوم	افضال احمد عابد		کوٹ باغدین ضلع بدین
تقریری مقابلے	اوّل	سمیع اللہ	۲۸۸	چاہ لڈیانہ ضلع جھنگ
	دوم	منور احمد	۲۷۴	حلقہ خلیل دار العلوم غربی ربوہ
	سوم	محمد شفیق	۱۲۷	نصیرہ ضلع گجرات
حوصلہ افزائی		مبشر احمد		گجرات
		طاہر احمد		گجرات

(ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے عزیزم محمد علی صاحب طاہر (امریکن نومسلم) اور ان کی اہلیہ عزیزہ امۃ الشکور صاحبہ (بنت برادرم مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب سابق مبلغ نائیجیریا و سیرالیون) کو ۲۰ دسمبر ۱۹۷۷ء کو بمقام RAHWAY (ریاست نیوجرسی امریکہ) پہلا بچہ عطا فرمایا جس کا نام بشیر الدین طاہر رکھا گیا ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی صالح اور با اقبال عمر عطا فرمائے اور اسے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین (خورشید احمد)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰؍ ظہور ۱۳۵۲ ہش بمقام مسجد فضل لندن میں فرمایا:۔

"جب تک آپ نوعِ انسانی کی پاگلوں اور مجنونوں کی طرح خدمت نہ کریں اس وقت تک آپ اس عظیم جدوجہد میں جو اپنے نقطۂ کمال تک پہنچنے والی ہے نہ پورا حصّہ لے سکتے ہیں نہ پوری برکتیں حاصل کر سکتے ہیں"

اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے جو عظیم سکیمیں امام وقت کے مدِّنظر ہیں صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ بھی اسی کی ایک کڑی ہے پس اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے بنی نوع انسان کی سچی ہمدردی اور غمگساری کا مظاہرہ آپ اِس طرح سے بھی کر سکتے ہیں کہ اپنے وعدوں کی مرحلہ وار ادائیگی کرتے چلے جائیے۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم ملک غلام نبی صاحب والد مکرم عبدالمجید صاحب مجید آئرن سٹور ربوہ عرصہ بیس یوم سے بیمار چلے آتے ہیں۔ (ملک عبدالرحیم ربوہ)

۲۔ مکرم چوہدری ظہیر الدین صاحب پسر چوہدری لال دین صاحب مرحوم سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۱۶۶ مراد تحصیل چشتیاں کا بندش پیشاب کا اپریشن ہوا ہے جو کہ کامیاب رہا۔ (خاکسار غلام محمد حق معلم وقف جدید چک ۱۶۶ مراد تحصیل چشتیاں)

۳۔ ۱۹ فروری کو مکرم ملک نصیر احمد خان صاحب زعیم مجلس انصار اللہ تحصیل وہاڑی کو ایک حادثہ پیش آگیا۔ دو دانت ٹوٹ گئے چہرے، ہاتھوں اور ٹانگوں پر بھی زخم آئے ہیں۔
(خاکسار مبارک احمد قمر مربی سلسلہ ضلع وہاڑی)

۴۔ میری اور میرے ماموں جان منشی نذیر احمد صاحب آف بشیر آباد کی صحت مختلف عوارض کی وجہ سے علیل رہتی ہے۔ (فضل احمد درجہ خامسہ جامعہ احمدیہ ربوہ)

۵۔ میرے بڑے بھائی جان شیخ عبدالرحمٰن صاحب کراچی حال مقیم شیفلڈ (U.K) شدید بیمار ہیں۔ (سعیدہ بیگم ہمشیرہ شیخ عبدالرحمٰن صاحب)

احباب جماعت اِن سب کے لئے دعا فرمائیں۔

ضروری اطلاع

ہمارے والد محترم حاجی محمد رمضان صاحب دار العلوم غربی ربوہ قضائے الٰہی سے وفات پا چکے ہیں اگر کسی دوست کے ساتھ ان کا کوئی لین دین ہو اور کسی کی کوئی رقم ان کے ذمہ واجب الادا ہو تو وہ ہمارے ساتھ رابطہ قائم کریں۔

خاکساران محمد ارشد و محمد احمد
پسران حاجی محمد رمضان صاحب مرحوم
(دار العلوم غربی ربوہ)

حکیم نظام جان صاحب مرحوم کے
مشہور مجربات
۱۹۱۱ء سے شہرۂ آفاق
حبِ اطہرا مکمل کورس پچیس روپے
نرینہ اولاد گولیاں تیس روپے
زوجام عشق (ایک ماہ کیلئے) تیس روپے
حکیم عبدالمجید
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ نمبر ۱۹۰
فون ۷۴۸۴۴
ربوہ۔ فون: ۶۳۸

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۴

خوبصورت اور مضبوط دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالوے لگائے جاتے ہیں
ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنا یا درد ہونے کا فوری علاج کیا جاتا ہے
شریف ڈینٹل کلینک
نزد مسجد اقصیٰ ربوہ
فون ۵۴۳